۱۳؍ اگست ۱۹۰۹ء

خطبہ جمعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

فرمایا:۔

اذان میں اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے۔ مگر افسوس کہ دن رات باوجود پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی، عام مسلمانوں کو تو جانے دیجئے ان کے لیڈروں کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ گدی نشینوں کو دیکھو۔ خواہ کسی مذہب کا آدمی ہو اور اس کے اعمال کیسے خراب ہوں لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھ دے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے۔ علماء ہیں تو ان میں مطلق تقویٰ و خدا ترسی نہیں رہی حتیٰ کہ ان کے درس میں بھی کوئی کتاب خشیت اللہ کے متعلق نہیں رہی۔ امراء ہیں تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانوں کے

لئے ہے۔ وہ بالکل اباحت کے رنگ میں آگئے ہیں۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حدود تک۔ ہاں' زنا کے ثبوت کے لئے چار کی ضرورت ہے۔ پس یہ شہادت کس قدر قوی ہے کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ' تمام قسم کے نقصوں' عیبوں سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے۔ اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ ہم کہاں تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہیں۔

پھر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اس کی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہوں گے۔ پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے۔ افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پروا کرتے ہیں۔ اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو باجماعت کی پابندی نہیں۔ حالانکہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کے گھر جلادوں۔ امیر وضع کی پابندی پر مرتے ہیں۔ مسجد میں آنا ہتک سمجھتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کی مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہیں ہوا؟ کہا' ہوا ہے مگر وضع داری اجازت نہیں دیتی۔ نماز پر آنا' فلاح پر آنا یعنی تم مظفر و منصور ہو گے۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۸ ---- ۱۶/ دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۳)

☆-☆-☆-☆